جانور حلال کرنے کے لیے کتنی رگوں کا کٹنا ضروری ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13520

تاریخ اجراء: 16 ربیع الاول 1446ھ / 21 ستمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چھوٹے یا بڑے جانور کو حلال کرنے کے لیے اُس کی کتنی رگوں کا کٹنا ضروری ہے؟ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ تین رگیں ہوتی ہیں وہ کٹ جائیں تو جانور حلال ہو جاتا ہے۔ شریعت اس متعلق ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جانور چھوٹا ہو یا بڑا، اُسے حلال کرنے کے لیے جانور کی گردن میں موجود چار رگوں کا مکمل یا اُن چاروں رگوں میں سے اکثر یعنی تین رگوں کا کٹ جانا ضروری ہے، اگر نصف یا اس سے کم رگیں کٹیں، تو اس صورت میں وہ جانور حلال نہیں ہو گا۔ ذبح میں کاٹی جانے والی چاروں رگوں کے نام یہ ہیں: (1) حلقوم: سانس والی نالی۔ (2) مُری: جس نالی سے کھانا پانی اترتا ہے۔ (3،4) ودجین: خون والی دو رگیں۔

جن چار رگوں کو ذبح میں کاٹا جاتا ہے، اُس سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”والعروق التی تقطع فی الذکاۃ أربعة: الحلقوم، وھو مجری النفس، والمری، وھو مجری الطعام، والودجان وھما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیھما الدم، فإن قطع کل الأربعة حلت الذبیحة، وإن قطع أکثرھا فکذٰلک عند أبی حنفیة رحمه اللہ تعالی وقالا: لا بد من قطع الحلقوم والمریء واحد الودجین، والصحیح قول أبی حنفیة رحمه اللہ تعالی لما أن للأکثر حکم الکل، کذا فی المضمرات، وفی الجامع الصغیر إذا قطع نصف الحلقوم ونصف الأوداج ونصف المرئ لا یحل لأن الحل متعلق بقطع الکل أو الأکثر ولیس للنصف حکم الکل فی موضع الإحتیاط کذا فی الکافی۔“ یعنی وہ رگیں جو ذبح شرعی میں کاٹی جاتی ہیں، چار ہیں: (1) حلقوم: یہ سانس کی نالی ہے۔ (2) مری: وہ کھانے کی رگ ہے۔ (3-4) ودجان: یعنی گردن کے دونوں

جانب دو رگیں، جن میں خون جاری ہوتا ہے۔ اگر یہ چاروں کٹ جائیں، تو ذبیحہ حلال ہو گا۔ اگر اکثر رگیں کٹ جائیں، تب بھی امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک حلت کا حکم ہے۔ صاحبین علیہما الرحمہ کے نزدیک حلقوم، مری اور دو جین میں سے کسی ایک کا کٹنا حلت کے ضروری ہے، لیکن امام اعظم علیہ الرحمہ کا مؤقف ہی صحیح ہے کہ اکثر کا حکم کل جیسا ہوتا ہے، "مضمرات" میں اسی طرح مذکور ہے۔ "جامع الصغیر" میں ہے کہ جب سانس کی نالی، خون کی دونوں رگیں اور کھانے کی نالی نصف کاٹ دی گئی، تو جانور حلال نہیں ہو گا، اس لیے کہ حلال ہونے کا تعلق کُل یا اکثر رگوں کے کٹنے سے ہے، احتیاط والی جگہ پر نصف کے لیے کل والا حکم نہیں ہے، "کافی" میں اسی طرح مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الذبائح، ج 05، ص 287، مطبوعہ پشاور)

فتاوی قاضی خان میں ہے: "الأصل في اعتبار الذكاة قوله تعالى: ﴿اِلَّا مَا ذَكَّیۡتُمۡ﴾ ومحل الذكاة في المقدور ذبحه أهلياً كان أو وحشياً، الحلق كله لقوله عليه الصلاة والسلام: "الذكاة ما بين اللبة واللحيين" والذكاة الكاملة فري الأوداج الأربعة، وهي: الحلقوم والمريء والعرقان اللذان بينهما الحلقوم والمريء؛ لأن المقصود تسييل الدم والرطوبات النجسة وذاك يحصل بما قلنا۔ فإن قطع ثلاثة منها، حل في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى أي ثلاث كان۔ "یعنی حلت میں اصل ذبح شرعی ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "مگر جنہیں تم ذبح کر لو"۔ ذبح اختیاری میں ذبح کی جگہ پورا حلق ہے خواہ پالتو جانور ہو یا وحشی جانور، اس حدیثِ پاک کی بنا پر کہ "ذبح شرعی لبہ (سینے کا بالائی حصہ) اور دونوں جبڑوں کے مابین ہے"۔ کامل ذبح چاروں رگوں کا کٹ جانا ہے اور وہ چاروں رگیں یہ ہیں حلقوم، مری، اور دو وہ رگیں جن کے درمیان حلقوم اور مری ہوتی ہیں، کیونکہ ذبح سے مقصود خون اور نجس رطوبات کا بہانا ہے اور ہم نے جو بات کہی ہے اس سے یہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ہاں! اگر ان رگوں میں سے تین رگوں کو کاٹا تو امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک ان چاروں میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کٹ گئیں تب بھی وہ جانور حلال ہو جائے گا۔ (فتاوی قاضی خان، کتاب الصيد والذبائح، ج 03، ص 257-256، دار الكتب العلمية، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "**تحقیق یہ ہے کہ ذبح میں** گھنڈی کا اعتبار نہیں، چاروں رگوں میں سے تین کٹ جانے پر مدار ہے۔ اگر ایک یا دو رگ کٹی حلال نہ ہو گا اگرچہ گھنڈی سے نیچے ہو، اور اگر **چاروں یا کوئی سی تین کٹ گئیں تو حلال ہے اگرچہ گھنڈی سے اوپر ہو۔**" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 219، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:"جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔(1)حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے،(1)مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے(3-4)ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔۔۔۔ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا،کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو کل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔"(بہارِ شریعت،ج 01، ص 312-313،مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net